روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۲۲۔رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۸۔شہادت ۱۳۷۰ہش، ۸۔اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی رمضان میں تہجّد پڑھے

"جن احمدی ماؤں تک میری آواز پہنچی ہے یا والدین تک یا بچوں تک براہِ راست پہنچی ہے وہ خصوصیّت کے ساتھ اس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ ایک بھی احمدی دنیا میں ایسا نہ ہو جس کو رمضان شریف میں تہجّد کی عادت نہ ہو۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانئِ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سورۂ فاتحہ پر جو قرآنِ شریف کا باریک نقشہ ہے اور اُمّ الکتاب بھی جس کا نام ہے، خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم کے تمام معارف درج ہیں؛ چنانچہ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) سے اس کو شروع کیا گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ تمام محامِد اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ تمام منافع اور تمدّنی زندگی کی ساری بہبودگیاں اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں، کیونکہ ہر قسم کی ستائش کا سزاوار جبکہ وہی ہے، تو مُعطیِ حقیقی بھی وہی ہو سکتا ہے؛ ورنہ لازم آئے گا کہ کسی قسم کی تعریف و ستائش کا مستحق بھی وہ نہیں ہے، جو کفر کی بات ہے۔ پس (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) میں کیسی توحید کی جامع تعلیم پائی جاتی ہے، جو انسان کو دنیا کی تمام چیزوں کی عبودیّت اور بالذّات نفع رساں نہ ہونے کی طرف لے جاتی ہے اور واضح اور بیّن طور پر یہ ذہن نشین کرتی ہے کہ ہر نفع اور سُود حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں۔ پس ہر نفع اور سُود میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدّم کرو۔ اُس کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے۔ اور ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۵)

ربوہ: ۵ اپریل۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی آپ نے خُطبہ میں سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۱ء پڑھ کر سنایا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ سے استنباط کرتے ہوئے لقائے الٰہی حاصل کرنے کے طریق بیان فرمائے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ ہمیں دُعا اور کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ ہمارا شمار ضالّ اور مغضوب اقوام میں سے نہ ہو۔ کیوں سورہ فاتحہ میں یہ دو خصوصیات تو بیان کی گئی ہیں لیکن یہ واضح نہیں فرمایا گیا کہ ان کا اطلاق کن مخصوص اقوام پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے درسِ عبرت پکڑتے ہوئے ان اقوام میں شامل ہونے سے بچتے رہنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے امنِ عالم کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین کی تاکہ بڑی اقوام جو آج ظُلم کرنے میں ہمیشہ کی نسبت زیادہ آزاد ہیں ان کے ظلم سے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔

تقویٰ اختیار کرنے سے انسان دُنیا کی تکالیف سے بچ جاتا ہے

اقتباس از خطبہ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"یاد رکھو کہ دنیا کی تکلیفوں سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ انسان متقی ہو جائے۔ بہت نادان ہے وہ شخص جو فروع کی طرف دَوڑتا ہے اور اصول کو ترک کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک گلاس پانی کا ہو تو وہ پیاس کے خطرہ سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس گلاس کے پی لینے کے بعد جب اسے پیاس لگے گی تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔ پس اس کے پیاس سے بچنے کا یہ ذریعہ ہے کہ کنوئیں کے پاس چلا جائے پھر اسے پیاس کا کوئی ڈر نہیں رہے گا۔ دیکھو جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے والا انسان پانی کی دُور دُور تلاش کرتا رہتا ہے۔ اور بڑی تکلیف اٹھاتا ہے لیکن جن شہروں میں لوگوں کے گھروں میں نلکے لگے ہوتے ہیں یا کنوئیں موجود ہوتے ہیں۔ ان کو پانی کے حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ پس دانا انسان کا کام یہ ہے کہ بجائے پانی کا ایک گلاس اپنے پاس رکھنے کے چشمہ کو تلاش کرکے اس کے پاس بیٹھے اور بجائے ایک دو پھلوں کے تلاش کرنے کے پھلدار درخت کی تلاش کرے۔ لوگ سُکھ اور آرام حاصل کرنے کے لئے مختلف تدبیریں کرتے ہیں۔ کوئی علم پڑھتا ہے کوئی دولت جمع کرتا ہے۔ کوئی عزت حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ کوئی ہُنر سیکھتا ہے اور کوئی کسی اور طریق سے آرام حاصل کرنا چاہتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ دنیا کے سُکھ اور دُکھ ہزاروں قسم کے ہیں۔ ان کے لئے انسان اپنی کوشش سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً

باقی صفحہ ۶ پر

قرآن کریم کی تلاوت

سیّدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں:

"ہر احمدی گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۹۔ فروری ۱۹۶۶ء)

رمضان کے بابرکت ایّام میں کثرت کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرکے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایڈیشنل ناظر

اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ـ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ـ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ ـ شہادت ۱۳۷۰ ہش   ۸ ـ اپریل ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

۱ـــ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ـ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے ـ فرماتے ہیں:

"پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اسکی عبادت کرو اور اس کیلئے بن جاؤ ـ دنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو ـ مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کیلئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہے ـ

۲ـــ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدّم نہ کرو ـ

۳ـــ اگر انسان کی زندگی کا یہ مدّعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعّم کی زندگی بسر کرے اور اسکی ساری کامیابیوں کی انتہا خورد و نوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کیلئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مُقلِّب ہے ـ اس کا نتیجہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا ـ

۴ـــ قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچّا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے ـ یہاں تک کہ اس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیّبہ کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں ـ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے ـ

۵ـــ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق، پاک ہو ـ جیسے انسان کا بدن صلاحیّت کی حالت اس وقت رکھتا ہے جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو لیکن اگر کوئی خِلط بھی بڑھ جائے تو جسم بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح رُوح کی صلاحیّت کا مدار بھی اعتدال پر ہے ـ

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان تمام باتوں کو مشعلِ راہ بنا سکیں ـ

جنگ سے جو نہ ہو سکا برباد
اس کی باری ہے اب تباہی کی
راہزن بن گئے ہیں اب رہبر
کیوں نہ کٹ جائے جیب راہی کی

ابوالاقبال

سب مومن تھے تُو کافر تھا
یہ بھی اک طرفہ چکّر تھا

گھر کے اندر بھی اک گھر تھا
جس کے ڈھے جانے کا ڈَر تھا

تُو ہی تھا گھر کا دروازہ
تُو ہی کونے کا پتّھر تھا

ڈھونڈنے نِکلے تھے ہم جس کو
نام پتہ اس کا ازبر تھا

ہم نے پھینک دیا تھا باہر
عقل کا جو مَیلا بِستر تھا

اندر صدیاں سوچ رہی تھیں
باہر لمحوں کا لشکر تھا

اپنے بھی تھے بیگانے بھی
جو بھی تھا مجھ سے بہتر تھا

جیسا بھی تھا ـ جتنا بھی تھا
آخر میں تیرا مظہر تھا

اونچے محل مناروں والا
اپنے گھر میں بھی بے گھر تھا

مجھ پر ہنسنے والے کو جب
چھُو کر دیکھا تو پتّھر تھا

لفظوں کے لَب سُوکھ گئے تھے
کاغذ کا سینہ بنجر تھا

دشتِ نجف تھا اور سنّاٹا
اِک لاشہ تھا اور بے سَر تھا

رات بِلا تھا جو مضطرؔ سے
نام تو اس کا بھی مضطرؔ تھا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

شوارزکوف اور عراق کی تباہی

خلیج کی جنگ میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی فوجوں کی سربراہی جنرل نارمن شوارزکوف نے کی تھی۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اتنے ملکوں کی فوجوں کی سربراہی کریگا اس کی انا کی کوئی انتہا نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ شوارزکوف کا صدر بش سے اس بات پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ جنگ ایسے وقت میں ختم کی گئی جبکہ شوارزکوف کا خیال تھا کہ انہیں آگے بڑھتے جانا چاہیئے اور عراق کو مکمل طور پر تباہ کر کے دم لینا چاہیئے انکا کہنا ہے کہ بش نے قبل از وقت جنگ ختم کر دی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جنگ کے عارضی خاتمے کے لیئے جو شرائط پیش کی گئی تھیں ان میں عراق کو ہیلی کوپٹر استعمال کرنے کی اجازت نہ دینے کا سوال تو اٹھایا گیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اسکو شرائط میں شامل نہیں کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس لیئے اب وہ لوگ جو صدام حسین کی حکومت کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں انہیں صدام حسین کے ہیلی کوپٹرز سے واسطہ پڑ رہا ہے۔

اتحادیوں میں سے بعض عرب ممالک بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ عراق کو کلی طور پر بے بس کر دیا جائے اور اس سلسلے وہاں کے باغیوں کو باقاعدہ انکی ضرورت کے مطابق امداد دی جائے۔ امداد تو دی بھی جارہی ہوگی کیونکہ اسکے بغیر شہری کس طرح اپنے ملک کی فوج کا مقابلہ کر سکتے ہیں آخر فوجی مقابلے کے لئے جس اسلحہ کی ضرورت ہے وہ کہیں نہ کہیں سے انہیں مل ہی رہا ہو گا۔ عراق نے بھی اب بعض ملکوں کے نام لینے شروع کر دیئے ہیں۔ کہ وہ باغیوں کو اسلحہ فراہم کر رہے ہیں۔ لیکن امریکی انتظامیہ یہ بات بار بار دہرا رہی ہے کہ یہ بغاوت عراق کا اندرونی معاملہ ہے۔ اس لیئے ہم کوئی مدد دینے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ وہ بار بار اس خواہش کا اظہار بھی کر رہی ہے کہ صدام کے خلاف انقلاب برپا ہو اور یہ انقلاب کامیابی سے ہمکنار ہو۔ اگر یہ انکی خواہش ہے تو کسطرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں اس خواہش کے پورا کرنے میں کوشاں نہیں ہونگے۔ یقیناً باغیوں کو کسی نہ کسی طرف سے تو اسلحہ مل ہی رہا ہے جس کے بغیر وہ کسی صورت میں بھی وہ کسی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتے چہ جائیکہ مقابلہ کرتے ہوئے یہ کہنا کہ فلاں فلاں علاقے ہم نے اپنے قبضے میں لے لیئے ہیں۔ عرب لیگ کے وہ ممبر جو امریکہ کے اتحادیوں میں شامل تھے وہ اس خیال کا اظہار کر رہے ہیں کہ عراق کے خلاف سختی سے اقدام کئے جانے چاہئیں اس سلسلے میں بعض ممالک کے مشیروں نے امریکہ کی انتظامیہ سے گفت وشنید بھی کی ہے۔ عراق کی سرکاری خبروں میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اکثر جگہوں پر باغیوں کی طاقت کچل دی گئی ہے اور جو قصبے یا دیہات عارضی طور پر انہوں نے لے لیئے تھے۔ اب انکی اکثریت واپس عراقی حکومت کو مل چکی ہے (شوارزکوف نے اب بش سے معافی مانگ لی ہے)

چین کی رائے

پاکستان میں اب بعض اوقات سنا جاتا ہے کہ جسطرح امریکہ نے کویت کو آزاد کروایا ہے اسی طرح کا عمل کر کے وہ مقبوضہ کشمیر کے باشندوں کو بھی آزاد کرائے۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا ایسے لوگوں کو یہ نظر نہیں آتا کہ کویت کی آزادی میں کتنے لاکھ افراد ہلاک ہوئے اور عراق جیسے ایک بہت مضبوط اسلامی ملک کو کس طرح ہتھا اور بے بس کر دیا گیا ہے۔ اور ابھی مزید کیا جا رہا ہے۔ چین کے وزیر خارجہ نے گذشتہ روز یہ اہم بیان دیا کہ اب دنیا کو خلیج کی جنگ کے نتیجے کی طرف اسطرح نہیں دیکھنا چاہیئے کہ ایسا ہی عمل کر کے کسی دوسرے جھگڑے کو بھی نبٹایا جائے۔ خلیج کی جنگ مثال کے طور پر نہیں پیش کی جا سکتی۔ کہ اس طرح طاقت کا استعمال کر کے عالمی مسائل کو حل کر لیا جائے۔

یہ بات چین کے وزیر خارجہ کیان کچن QIAN QUICHEN نے ایک نیوز کانفرنس کے موقعہ پر کہی۔ انہوں نے کہا کہ چین امن پسندانہ طور پر سیاسی امور کے حل کا قائل ہے جو بھی عالمی تنازعات پائے جاتے ہیں۔ ان کو سیاسی طور پر حل کیا جانا چاہیئے اور خلیج کی جنگ نے ہمارے اس بنیادی نظرئیے میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا نہیں کی۔

سیکورٹی کونسل کے پانچ مستقل ممبروں میں سے چین بھی ایک ممبر ہے۔ اور جب بغداد پر حملے کی قرارداد منظور کی جا رہی تھی تو چین نے اپنا ووٹ استعمال نہیں کیا تھا۔ اس سے پہلے کی تمام قراردادوں میں چین نے باقی چار یعنی سوویت یونین، برطانیہ، فرانس اور امریکہ کا ساتھ دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا ہرگز افسوس نہیں ہے کہ میں نے عراق مخالف اتحاد کا ساتھ دینے سے گریز کیا اور اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو اس معاملے پر دوبارہ سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کویت پر عراق کے ۱۲ اگست ۱۹۹۰ء کے حملے سے قبل عراق کو سب سے زیادہ اسلحہ فراہم کرنے والا ملک یا خاصا زیادہ اسلحہ فراہم کرنے والا ملک چین تھا۔ اور صرف عراق ہی نہیں چین نے ترقی پذیر ممالک میں سے کئی ایک کو اسلحہ فروخت کیا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ چین نے ہمیشہ سوچ سمجھ کر اور ذمہ دارانہ طور پر اس سلسلے میں قدم اٹھائے ہیں۔ چین کو کسی معاہدے میں باندھا نہیں جا سکتا تھا کہ وہ اسلحہ کی فراہمی بند کرے یا کم کردے۔

ہائی جیکنگ

(سنگاپور)

سنگاپور کے ایک طیارے کو اغوا کر کے آسٹریلیا لے جانے کی کوشش کی جارہی تھی۔ وہاں کے چانگی ائیر پورٹ پر طیارہ آٹھ گھنٹے کھڑا رہا اور اس کے بعد سنگاپور کی فوجی فورس کے کمانڈوز نے حملہ کر کے اغوا کرنے والے چاروں اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ چاروں پاکستانی تھے۔ اور اب ان کے پاکستانی پاسپورٹ بھی مل گئے ہیں۔ یہاں پاکستان میں دونوں طرف سے یعنی حکومت کے طرفداروں کی طرف سے اور حکومت کے مخالفین کی طرف سے الگ الگ اور متضاد بیان سامنے آرہے ہیں۔ ان چاروں اغوا کرنے والوں کی ہلاکت کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تمام مسافر اور عملہ کے اشخاص زندہ ہیں۔ انہیں کسی قسم کی گزند نہیں پہنچی۔ اس میں ۱۱۸ مسافر تھے اور گیارہ عملہ کے ارکان۔ آٹھ گھنٹے تک سنگاپور کی حکومت کے نمائندے جو اطلاعات کے وزیر ہیں مسٹر زیو تنگ ہانگ اور ہائی جیکروں کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اور کوئی بات فیصلہ کن نہ ہوسکی تو ہائی جیکروں نے دھمکیاں دینی شروع کیں اور طیارے کو تباہ کرنے اور کپتان کو ہلاک کرنے کے ارادے کا اظہار کیا تو مسٹر زیو نے محسوس کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ طیارے کے اندر جاکر کارروائی کی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ہائی جیکروں کے پاس گرنیڈ تھے چاقو اور بارودی اسلحہ تھا۔ اگرچہ یہ تو نہیں بتایا جارہا کہ فوجی کمانڈوز نے کس طرح کارروائی کی لیکن بہرحال نتیجے کے طور پر وہ کامیاب رہے۔ ہائی جیکروں کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے آصف زرداری اور ان کے ساتھ بعض دیگر قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے گفت وشنید کرنے کے لیئے بلاول ہاؤس کے دو ٹیلیفون نمبر دیئے تھے جہاں پر کوئی رابطہ قائم نہ ہوسکا۔ وفاقی حکومت نے یہ معلوم کر کے کہ اس وقت محترمہ بے نظیر بھٹو لاڑکانے میں تھیں انہیں لاڑکانے کا ٹیلیفون نمبر دیا۔ لیکن وہاں پر بھی رابطہ قائم نہ ہوسکا۔ بہرحال ہائی جیکروں کے ہلاک ہوجانے کی وجہ سے بہت سی معلومات جو اس سلسلے میں ضروری تھیں وہ حاصل کرنا مشکل ہوجائے گا۔ طیارے کے مسافر کہتے ہیں کہ ہم نے اس وقت خطرہ محسوس کیا جب بجلی کی ایک مسلسل بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد ہم نے سیاہ کپڑوں سے ڈھانپے ہوئے چہروں والے کمانڈوز کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا جنھوں نے اونچی آواز میں کہا کہ اپنے سر جھکائے رکھو۔ ہم سنگاپور کے لوگ ہیں۔ پھر ہم نے تھوڑی ہی دیر میں دیکھا کہ سارا معاملہ ختم ہوچکا ہے۔ بعض مسافروں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے ہائی جیکروں کے ہاتھوں میں ایک پھل کاٹنے والا چاقو دیکھا تھا۔ اور ان کے پاس پٹاخے بھی تھے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ لوگ آگ لگانے لگے ہیں۔ لیکن جو کچھ ان ہائی جیکروں کے ہاتھ میں تھا وہ بظاہر پٹاخے ہی معلوم ہوتے تھے۔ پاکستانی یعنی یہ ہائی جیکر ٹائلٹ میں چلے گئے اور وہاں سے دوڑتے ہوئے باہر نکل کر کہا کہ ہوائی جہاز ہائی جیک ہو گیا ہے اور وہ جہاز میں ادھر اُدھر دوڑ رہے تھے۔ بعض اوقات وہ کاک پٹ میں بھی چلے جاتے۔

مالی میں انقلاب

مالی (مغربی افریقہ) میں فوج اور پولیس نے صدر مملکت کو معزول کر کے اقتدار سنبھال لیا ہے اور نیشنل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریکنسیلیشن کونسل (NATIONAL RECONCILIATION COUNCIL) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ کونسل ایک لیفٹیننٹ کرنل کی سربراہی میں کام کرے گی۔ اس نے فوری طور پر ملکی دستور معطل کر دیا ہے۔ حکومت کو برطرف کر دیا ہے اور اسی طرح مالی کی ایک ہی پارٹی جسے مالین پیپلز ڈیمو کریٹک یونین کہا جاتا تھا کو بھی ختم کر دیا ہے۔ یہ بات بماکو کے ریڈیو سٹیشن نے نشر کی ہے۔ اس خبر میں یہ نہیں بتایا گیا کہ صدر موسیٰ ترااورے TRAORE جنہوں نے ۱۹۶۸ء میں انقلاب کے ذریعے اقتدار حاصل کیا تھا۔ وہ کہاں ہیں۔ لیکن ان کے مخالف لیڈر جو بار ایسوسی ایشن کے صدر ہیں اور جن کا نام اور بیسا ترااورے ہے (ان دونوں کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں) نے بتایا کہ سابق صدر کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ کونسل نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کوئی ناجائز کام نہ کریں۔ غنڈہ گردی اور لوٹ مار کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

سابق صدر کے دور کے آخری تین دن خاصے مظاہرے ہوتے رہے اور جمہوری طرزِ حکومت کا مطالبہ کیا جاتا رہا۔ لیکن کوشش یہ کی گئی کہ حکومت ان مظاہروں کو انتہائی تشدد کے ساتھ روک دے۔ تھوڑے ہی وقت میں ۱۵۰ آدمی ہلاک ہوئے اور ایک ہزار زخمی۔ سابق صدر کی انتظامیہ نے صرف ۲۷ آدمیوں کے ہلاک ہونے کی خبر دی۔ لیکن آزادانہ طور پر خبریں حاصل کرنے والی ایجنسیوں نے اس تعداد کو ۱۵۰ بتایا ہے۔

عراقی تباہی اور امریکہ

امریکہ کے ایک سابق سی۔ آئی۔ اے ایجنٹ مسٹر فلپ آگی (Philip Agee) جن کے سفری کاغذات واپس لے لئے گئے تھے جبکہ خلیج کے تنازعے کے آغاز پر وہ بش کے خلاف لوگوں کو باتیں بتلانے کیلئے گذشتہ سال سفر پر جانا چاہتے تھے۔ اب انہوں نے نیویارک میں گذشتہ روز انتظامیہ کی خلیج فارس تنازعہ کے متعلق پالیسی پر زبردست تنقید کی ہے۔ مسٹر آگی نے الزام لگایا ہے کہ ۲۔ اگست ۱۹۹۰ء سے تقریباً ایک ہفتہ قبل صدر بش کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ عراق کویت پر حملہ کرنے والا ہے۔ اور یہ علم انہوں نے سٹیلائٹ فوٹو سے حاصل کیا تھا جس سے یہ پتہ چلا تھا کہ عراق نے کویت کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں مسٹر آگی نے کہا کہ دراصل صدر بش عراق کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ امریکہ کے جنگی سیٹ اپ کو محفوظ کر سکیں۔ اس سیٹ اپ کو یورپ میں فوجوں کی کمی سے نقصان پہنچ رہا تھا۔ مسٹر آگی نے کہا کہ میں یہ سوال اٹھانا چاہتا ہوں کہ بش انتظامیہ نے صدر صدام کی کویت پر حملہ کرنے کی حوصلہ افزائی کیوں کی۔ یہ بات انہوں نے اسوقت کہی جب وہ اپنے ایک لیکچر ٹور پر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک حملے کا تعلق ہے بش انتظامیہ کو اسکا علم تھا۔ اور انکے پاس پورا ایک ہفتہ تھا جس میں وہ اسکے متعلق کچھ نہ کچھ کر سکتے تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ امریکہ کو مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے میں ہاتھ ڈالنے سے کیا مل سکتا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ جنگی اقتصادیات کے لئے ایسا کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اگر اسے وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو اس چالیس سالہ ہونیوالی یورپی جنگ کے خاتمے پر اب نئی زمین ڈھونڈنے کی ضرورت تھی۔ مسٹر آگی کے ساتھ مسٹر رمزے کلارک جو امریکہ کے ایک سابق اٹارنی جنرل ہیں اور اب امن کے مجاہد ہیں۔ بھی موجود تھے ان دونوں نے ایک بیان جاری کیا جسمیں کہا کہ امریکہ نے عراق کے ایک لاکھ ۲۵ ہزار افراد بمباری کے ذریعے ہلاک کر کے جنگی جرم کیا ہے۔ اس بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ عالمی سطح پر ایسے ٹربیونل مقرر کروانے کی کوشش کریں گے جو امریکہ کے جنگی جرائم کی تفتیش کر سکیں۔ آگی کی باتوں کی تردید ایک ڈیپارٹمنٹ نے نہایت غیر معمولی اقدام کے ساتھ کی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے ۱۹۷۵ء میں (INSIDE THE COMPANY) ان سائیڈ دی کمپنی ایک کتاب تصنیف کی تھی جس میں بیرونی ممالک میں امریکہ کے ایجنٹوں کے نام دیئے گئے تھے۔ مسٹر آگی نے ۱۹۶۸ء میں سی۔ آئی۔ اے کی ملازمت ترک کر دی تھی۔ امریکہ نے انکے متعلق اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ امریکہ کی خارجہ پالیسی کیلئے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ آج سے دو ماہ قبل واشنگٹن کی ایک تنظیم نے جسے ورلڈ سروس اتھارٹی کہا جاتا ہے مسٹر آگی سے رابطہ پیدا کیا جو میڈرڈ میں رہائش پذیر ہیں اور انہیں کہا کہ وہ انہیں سفری کاغذات مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس تنظیم کے صدر مسٹر انگرٹ ڈینی سن (INGRIT DENNISON) نے کہا کہ وہ اس قسم کے دو لاکھ پاسپورٹ جاری کر چکے ہیں۔ جن کی بنیاد ۱۹۴۸ء کا اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کے متعلق اعلانیہ ہے آگی نے یہ بھی بتایا کہ سپین نے اس بات کی حامی بھر لی تھی کہ وہ انکو دیئے گئے کاغذات کے مطابق واپس آ سکتے ہیں۔ آگی نیویارک ۱۳۔ مارچ کو پہنچے اور وہاں سے ایک لیکچر ٹور کے لئے کیوبا چلے گئے۔ چند ہی روز پہلے وہ وہاں سے واپس آئے ہیں۔

کویت کی تعمیرِ نو

کویت کی تعمیر نو کی ضرورت تو بہت سے کارکنوں کی ہوگی۔ اب اسی لئے بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ کارندے وہاں جا سکیں انہیں جانا چاہیئے اس میں انکی اپنی بھی بھلائی ہے اور کویت کی بھی لیکن دوسری طرف سے یہ آوازیں بھی آ رہی ہیں کہ کویت تو جنگ سے پہلے ہی اس قسم کی سکیمیں تیار کر رہا تھا کہ بیرونی ممالک سے آنے والوں کی آبادی کو کم کیا جائے اور اب جبکہ کویت کو دوبارہ تعمیر کیا جانا ہے۔ انکے خیال میں یہ ایک بہت اچھا موقعہ ہے کہ بیرونی لوگوں کو کم سے کم آنے دیا جائے۔ آئے ہوؤں کو نکالنا تو کسی قدر مشکل ہوتا ہے جب تک ان کی مدت پوری نہ ہو جائے کہنا اچھا نہیں لگتا لیکن یہ بات زیادہ آسان ہوتی ہے کہ ہم صرف اتنے لوگوں کو آنے دیں گے یا اتنے لوگوں کو کام کرنے کا ویزا جاری کیا جائے گا۔ ۱۹۸۶ء میں بھی کویت نے اس بات کی کوشش کی تھی کہ آٹھ فی صد آبادی کا حصہ جو بیرونی ممالک سے آیا ہوا ہے اس کی تعداد کم کی جائے۔ ۱۹۸۵ء کی مردم شماری کے مطابق خلیج کی اس ریاست کی کل آبادی ۱۷ء۱ ملین (۱۷ لاکھ) جن میں سے ۶ لاکھ ۸۰ ہزار تو کویتی تھے اور باقی ۴ لاکھ فلسطینی اور انکے علاوہ باقی دوسرے لوگ تمام وہ لوگ جو وہاں کسی نہ کسی کام پر متعین تھے انکی تعداد ۶,۷۰,۳۸۷ تھی اور ان میں سے ۱,۲۶,۷۸۰ یعنی ۱۸ء۶ فیصد کویتی تھے۔ جہاں تک پبلک سیکٹر کا تعلق ہے۔ ۷۰,۴۲۹ افراد بیرونی ممالک سے تعلق رکھتے تھے جبکہ حکومت میں کل ۱,۶۰,۹۲۴ ملازم تھے اب کویت کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی آبادی کو دس لاکھ تک محدود رکھنا چاہتی ہے۔ تاکہ کویتیوں کی تعداد دوسروں سے ہمیشہ زیادہ رہے۔ ۱۹۸۷ء میں کویت کی حکومت نے اپنی رہائشی سکیم کو جس میں بیرونی ممالک سے آنے والوں کا ذکر تھا اصلاح پذیر سمجھ کر اس میں تبدیلیاں کی تھیں ۱۹۵۹ء میں دراصل پہلی دفعہ بیرونی لوگوں کے آنے کے متعلق قانون بنایا گیا تھا جو قانون نمبر ۱۷ ہے۔ اس میں جو شرائط رکھی گئی تھیں۔ اب ان میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ ۱۹۸۹ء میں اس قانون کو خاصا سخت کر دیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ پرائیویٹ سیکٹر کے آجروں کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کویت سے باہر کے ایسے لوگ منگوائیں جن کے سپرد وہ کام کیا جاتا ہو جو کوئی کویتی یا گلف کو آپریشن کونسل کا فرد بھی کر سکتا ہے گویا کہ بیرونی ممالک کے افراد کے لئے کویت میں کویت کا ویزا لینے کی سب سے بڑی شرط یہ تھی کہ جو کام وہ کرنے جا رہا ہے وہ ایسا ہے جو کسی کویتی کے بس کا نہیں یہ دراصل قانون بنایا ہی اس لئے گیا تھا کہ ہر وہ کویتی جو کسی کام پر لگ سکتا ہے۔ اسکو ملازمت کا موقعہ ملنا چاہیے۔ کویتیوں کا خیال ہے کہ ان میں ایک خاصی بڑی تعداد ایسی ہے جو مزدوری کا کام کرنے کی اہلیت رکھتی ہے اس لئے بلاوجہ ایسے لوگوں کو جو کسی خاص کام کے ماہر نہ ہوں بیرونی ممالک سے کویت میں نہیں بلایا جانا چاہیئے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ بار بار یہ اعلان کہ کویت میں بہت سے افراد کی ضرورت پڑے گی اسلئے لوگ تیار رہیں۔ جھوٹی امیدوں کو سہارا دینے والی بات ہے۔ اور ایسی ایجنسیاں جو لوگوں کو اپنے ملک سے باہر بھجوانے کا کام کرتی ہیں بلاوجہ انکی چاندی ہو جائیگی۔ بہت سے لوگ انکے پاس اس امید میں جائیں گے کہ کویت جانا خاصا آسان ہے اور ایجنسیاں انکو فوری طور پر وہاں بھیج دیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک تعمیر نو شروع نہ ہو جائے اور کویت کی حکومت اس سلسلے میں ویزوں کے متعلق اعلان نہ کر دے اور اپنی ضرورت پیش کر کے یہ نہ بتا دے کہ کتنے افراد وہ کہاں سے لے سکے گی۔ جھوٹی امیدوں کو سہارا دینا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ اگرچہ یہ بات بھی یقینی ہے کہ کچھ لوگ تو ضرور جائیں گے۔

تربیتِ اولاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:

"اولاد کے لئے ایسی تربیت کی کوشش کرو کہ ان میں باہم اخوّت۔ اتحاد۔ جرأت۔ شجاعت۔ خودداری۔ شریفانہ آزادی پیدا ہو۔ ایک طرف انسان بناؤ دوسری طرف خدا کا سچا فرمانبردار"

(خطباتِ نور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

رمضان شریف کی برکات

منجملہ معروف ومقبول برکات کے رمضان کی ایک برکت جس کا موثر طور پر ذکر اپنے مخصوص اور اثر خیز انداز میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرمایا کرتے تھے۔ اس کا ذکر اس مختصر سے مضمون میں مقصود ہے۔

رمضان المبارک کے حوالہ سے۔ ان کے جس جماعتی تحفہ کا میں ذکر کرنا چاہ رہا ہوں۔ وہ آپ کا یہ ارشاد ہے کہ رمضان میں ہمیں دل میں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنی کسی بنیادی کمزوری کو ترک کر دے گا۔ جس کا سامان اللہ تعالیٰ روزہ کے ایام میں اپنے فضل سے کرے گا۔ آپ نے اس سلسلہ میں سگریٹ کا (تمباکو نوشی) خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ عملاً ان الفاظ میں۔ کہ رمضان کے مہینہ دن بھر یعنی روزہ کی حالت میں تو تمباکو نوشی۔ تمباکو نوشی نہیں کرتا۔ اس کے عادی صرف انہی ساعتوں میں سگریٹ پی سکتے ہیں۔ یعنی رات کے اوقات میں اور دن بھر۔ روزہ دار اس کے قریب نہیں جاتا۔ تو اس طرح بھوک پیاس کے علاوہ سگریٹ نوشی سے بھی اجتناب کرتا ہے۔ اور اس کی وہ عادت سگریٹ نوشی کی۔ اپنا تسلسل اور دوام کھو دیتی ہے گویا سگریٹ نہ پینے کی کافی مشق ہو جاتی ہے۔ تو اگر ایک انسان اس عارضی تعطل کو دوام کی شکل دینے کا قصد کرے تو اسے ایسا کرنے میں خاص دقت نہ ہوگی۔ چنانچہ اس نسخہ پر بہت سے دوستوں نے کامیابی سے عمل کیا اور کر رہے ہیں۔

پس میری ان عزیزوں اور دوستوں سے جو اس کمزوری کا شکار ہیں اور اس سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان کا اس رنگ میں بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کی برکات میں سے اس طرح حصہ پائیں کہ اپنی کوئی ایسی عادت جو خود آپ کے نزدیک بھی پسندیدہ نہیں۔ اس کو رمضان میں روزہ کی حالت میں تو اسے ترک کرتے ہی ہیں۔ رمضان کے بعد بھی اسے ہمیشہ کے لئے ترک کرنے کی عادت ڈال لیں۔

ایک مختصر سی بات چائے کے متعلق بھی۔ ایک مرتبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سکول میں مدعو تھے۔ ان کے اعزاز میں منعقد ہونے والی چائے کی ایک تقریب میں بعض دیگر معززین میں محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے بھی وہاں موجود تھے۔ میں اور وہ۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں کی سامنے والی میز پر تھے۔ چائے نوشی کے دوران معزز مہمان نے دیکھ لیا کہ چوہدری محمد علی صاحب چائے نہیں پی رہے۔ اور خوش اسلوبی سے ازراہِ تفنن ان سے یوں گویا ہوئے۔ "کہ چوہدری صاحب کوئی بات نہیں۔ کچھ نہیں ہوگا۔ تھوڑی سی چائے پی لیں"! مخاطب نے انگریزی میں یہ کہہ کر اس مخمصہ سے نکلنے کی کوشش کی کہ "میں نہیں جانتا تھا کہ آپ کی نظریں مجھ پر گڑی ہیں"۔ بہر حال افراط وتفریط اپنی جگہ۔ جو لوگ چائے زیادہ پیتے ہیں۔ ان کو آئندہ کے لئے اس کی کثرت کے مضر صحت مضمرات سے بچنے کے لئے رمضان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا اللہ تعالیٰ نے جو سامان پیدا کر دیا ہے۔ انہیں اس سے متمتع ہونے کا قصد کرنا چاہیئے۔

بقیہ: اسی صفحہ کے کالم ۴ سے آگے

ہوئے لکھا۔ آپا بشریٰ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کی طرف چلی گئی ہے۔ صحیح ہے تسلی تو ہوئی مگر جو محبت اولاد کی اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالی ہے وہ بھی تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اسی وجہ سے دماغ ٹھیک نہیں رہا۔ نسیان ہو گیا ہے۔ یہ نامہ بھی بے ربط سا ہے مگر آپ کا کلام بہت ہی اچھا لگا۔ گویا کچھ کچھ میرے تصورات بھی تھے۔

مرا رازِ، راز رکھنا کہ گنہگار ہوں میں
مرا دل ہے تجھ سے خالی بڑا شرمسار ہوں میں

میری طرف سے اُن کے میاں صاحب اور اولاد کی خدمت میں دعائیں۔ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور وفات پانے والی پر فضل پر فضل نازل فرماتا رہے اور عاجزہ بھی بعارضہ ہارٹ بیمار ہے۔ علاج نوری صاحب کا ہے مگر ایک علاج میرا آپ فرمادیں دعا۔ رمضان میں روزے تو نہیں رکھ سکتی۔ عبادات کی توفیق پاؤں۔ اس کی رضا حاصل ہو اور انجام بخیر ہو۔ (جماعت میں جس کسی کو تکلیف ہو تو سب کو تکلیف پہنچتی ہے) اللہ تعالیٰ ہمارے دل وجان سے پیارے امام کے رستے اس کے فرشتے صاف کریں اور خیر و برکت کے ساتھ اپنے مرکز آئیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کو باعزت بری فرمائے اور جماعت معصوم پر جو مقدمے بنے ہیں یہ بریت فرمائے۔ گھر میں میرا سب کی خدمت میں سلام اور اظہار ہمدردی۔

آپ کے غم کی شریک ایک بہن۔

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

مکرم ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین صاحب جن کی وفات کی خبر تھوڑا عرصہ قبل الفضل میں شائع ہوئی تھی محترم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے فرزند تھے۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) رشتہ میں خلیفہ تقی الدین صاحب کے بہنوئی تھے۔

خاکسار سے ان کے کوئی خاص روابط تو نہ تھے لیکن چونکہ ۱۹۲۰ء میں والد صاحب نے مستقل طور پر قادیان میں رہائش کر لی تھی اس لئے اس بستی کے بہت سے احمدی ساکنین اور بزرگوں سے تعارف تھا۔ اس دور میں قادیان کی آبادی بہت کم تھی اور احباب جماعت چلتے پھرتے ایک دوسرے سے بڑے خلوص اور گرم جوشی سے ملتے۔ مصافحہ کرتے اور تحفۂ سلام کا تبادلہ کثرت سے کرتے تھے۔ اسی طرح راہ چلتے یا کسی تقریب کے موقعہ پر خلیفہ تقی الدین صاحب سے ملاقات کا گاہے گاہے موقعہ ملتا رہتا تھا۔ میں جب بھی ان سے ملا میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ بڑی اپنائیت کے انداز میں مصافحہ کرتے اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتے۔ ان کی گفتگو میں شیرینی اور مزاج میں دھیماپن محسوس ہوتا تھا۔ ان سے زیادہ میل ملاپ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی سیرت کے متعلق میں کچھ زیادہ تو تحریر نہیں کر سکتا البتہ ان کی وفات کی خبر پڑھ کر مجھے ان کا ایک واقعہ یاد آگیا جو حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے ہمیشہ راضی رہے) نے خود ایک خطاب کے دوران تعریفی رنگ میں ان کے بارے میں بیان کیا تھا۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور کسی سفر پہ جا رہے تھے اور ٹرین نے فیروزپور سٹیشن پر ٹھہرنا تھا۔ عام طور پر احمدی احباب کو جب حضور کے سفر کے پروگرام کا علم ہوتا تو جہاں جہاں ٹرین کچھ دیر کے لئے ٹھہرتی وہاں کے دوست حضور کی زیارت اور استقبال کے لئے سٹیشن پہ جمع ہو کر قلبی تسکین حاصل کرتے اور بعض کو مصافحہ کا بھی شرف حاصل ہو جاتا۔ جس سفر کا میں اب ذکر کر رہا ہوں اس موقعہ پر حضور نے علالت طبع کے باعث یا کسی اور وجہ سے فیروزپور کے امیر جماعت محترم خان صاحب فرزند علی خان صاحب کو ہدایت بھجوائی کہ دوست ملاقات کی کوشش نہ کریں چنانچہ محترم خان صاحب نے یہ پیغام سب دوستوں تک پہنچا دیا۔ جب حضور فیروزپور پہنچے تو حضور کی ہدایت کی پوری تعمیل ہوئی اور کسی نے ملاقات کی کوشش نہ کی۔ ان دنوں خلیفہ تقی الدین صاحب بھی فیروزپور میں تھے۔ انہوں نے یہ سعادت دکھائی کہ حضور کی اور مقامی امیر کی ہدایت کی پوری طرح پابندی کی اور یہ نہیں سمجھا کہ حضور کے قریبی عزیز ہونے کے ناطے سے وہ اس ہدایت سے مستثنیٰ ہیں حضور نے بھی اس چیز کو نوٹ کیا اور تعریف کے رنگ میں اپنے ایک خطاب میں اس کا ذکر کیا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ خان صاحب کے تقویٰ کا جماعت کے تمام افراد پر بڑا اثر ہے اور کوئی ان کی ہدایت کو نظر انداز کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ یہ رعب خدا نے ان کو تقویٰ کی وجہ سے عطا کیا ہے ایک امیر جماعت کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ شیخ پور ضلع گجرات سے لکھتی ہیں:

سلام و دعا کے بعد عرض ہے کہ الفضل اخبار میں محترمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ کے علالت کا پڑھا۔ اب مورخہ ۱۶۔ مارچ ۱۹۹۱ء کی اخبار میں بڑے دُکھ دینے والی خبر وفات کی پڑھی۔ ہم سب اُس کے ہیں اور اُسکی طرف ہی لوٹنا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے اپنے فضل سے درجے بلند فرمائے اور محترمہ کے سب عزیزوں کو صبر عطا فرمائے۔

ابھی ۱۶۔ نومبر ۱۹۹۰ء کو عاجزہ کی بیٹی بشریٰ رشید ۳۔ ۴ ماہ بعارضہ کینسر بیمار رہ کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی اور ایک آباد گھر میں خلاء ہو گیا۔ یہ جہلم میں ماسٹر عبداللہ صاحب کی نمبر ۲ بہو تھی۔ اس سے دو سال قبل اُن کا لڑکا راجہ عبدالحمید فوت ہو گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کی رضا اسی طرح تھی۔ یہ لکھنے کا موجب ایک مربی کا تعزیت نامہ ہے۔ انہوں نے مجھے تسلی دیتے

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا :۔ مکرم ناصر احمد صاحب ولد عبدالرحمن صاحب سھٹیالوی بعارضہ ہارٹ اٹیک اور فالج لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم چوہدری ایوب خاں بھٹی صدر جماعت کلسیاں ۔ کی اہلیہ ایک حادثہ میں زخمی ہو گئی ہیں

○ عزیزہ عطیہ یاسمین جسوکی ضلع گجرات اور عزیزہ نذیر احمد شاہد ناصر آباد ربوہ نے اعلیٰ تعلیمی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

○ ـــ مکرم خورشید احمد خان صاحب قائمہ بارہ وال ضلع مظفر گڑھ کا بیٹا عزیزہ آصف احمد سیف بیمار ہے۔ نیز انکی اہلیہ بھی بیمار رہتی ہیں

○ مکرم فضل الرحمن صاحب بسمل اپنی چچی صاحبہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب کرام ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

اعلان نکاح :۔ عزیزہ تنزیلہ عزیز صاحبہ بنت مکرم مرزا عزیز احمد صاحب محمد نگر لاہور کا نکاح ہمراہ چوہدری خالد اقبال صاحب ابن چوہدری عبدالحمید صاحب لاہور چھاؤنی بروز جمعۃ المبارک دارالذکر لاہور میں پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے پڑھا۔ مکرم خالد اقبال صاحب حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے بھتیجے ہیں

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی :۔ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گوجرانوالہ شہر کا نکاح مکرمہ ذاکرہ صاحبہ بنت ملک سلطان احمد صاحب کراچی کے ساتھ ۵ مارچ کو بیت العزیز، عزیز آباد کراچی میں مکرم مبشر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ حلقہ النور نے بعد از نماز عشاء ۱۲ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ۷ مارچ کو بارات روانہ ہوئی اور اسی روز واپسی ہوئی۔ اگلے روز ۸ مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جسمیں بہت سے دوستوں نے شرکت فرمائی۔ آخر پر محترم امیر صاحب کراچی نے دعا کرائی۔ عزیزم مرزا ناصر محمود صاحب ... میاں کمال الدین صاحب

آف لاہور کا پوتا اور میاں محمد اشرف صاحب رفیق حضرت اقدس آف لاہور کا نواسہ ہے۔

○ عزیزہ امۃ الرشید غنی صاحبہ بنت مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب کی تقریب رخصتانہ ۱۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۸۹ء میں مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کیساتھ لندن میں پڑھا۔

تقریب رخصتانہ میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے تلاوت فرمائی۔ نظم عزیزہ مظہر الحق نے پڑھی آخر پر دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کرائی

○ ـــ عزیزم محمود الرحمن انور صاحب ابن مکرم انعام الرحمن صاحب (جنہوں نے سکھر میں جان قربان کی تھی) حال مقیم سوئٹزرلینڈ کی شادی کی تقریب سعید عزیزہ شازیہ صدیقہ خان صاحبہ بنت مکرم حکیم قدرت اللہ خان صاحب آف علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے ۱۸ جنوری کو لاہور میں عمل میں آئی۔ اگلے روز دوپہر کو ربوہ میں دعوت طعام میں احباب اور خواتین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت فرمائی۔ آخر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی۔

○ ـــ مکرم امتیاز احمد صاحب گورائیہ ابن مکرم چوہدری محمد نواز صاحب گورائیہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ کی شادی عزیزہ عظمت طاہرہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب کے ہمراہ مورخہ یکم مارچ ۹۱ء کو ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ میں انجام پائی۔ نکاح کا اعلان رخصتی کے موقعہ پر ہی بعوض ۱۵ ہزار روپے حق مہر کیا گیا۔ مورخہ ۲ مارچ کو مکرم چوہدری محمد نواز صاحب نے فیروز والا میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جسمیں احباب کثرت سے شریک ہوئے۔

○ ـــ مکرم اکبر احمد اظہر ابڑو صاحب ولد علی انور صاحب ابڑو سابق امیر ضلع لاڑکانہ کی شادی ہمراہ عزیزہ ریحانہ بنت ڈاکٹر مجیب اللہ خان صاحب کے ساتھ مورخہ ۴ جنوری بروز جمعہ انجام پائی۔ بارات لاڑکانہ سے ربوہ پہنچی۔ ۴ جنوری ۱۹۹۱ء کو ایوان محمود میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر ان کے نکاح کا اعلان کیا۔ اسی وقت تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

۱۱ جنوری کو لاڑکانہ میں دعوت ولیمہ ہوئی جسمیں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت معززین نے شرکت فرمائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے

ولادت: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم پیر سید خلیق احمد صاحب بخاری و عزیزہ مبشرہ خلیق صاحبہ کو مورخہ ۱ مارچ ۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام سید شرجیل احمد بخاری رکھا ہے۔ عزیز مذکور حکیم سید پیر شفیق احمد صاحب بخاری (ابن مکرم حکیم سید پیر احمد صاحب رفیق حضرت اقدس سیالکوٹ) کا پوتا ہے۔

○ ـــ مکرم مشتاق احمد صاحب گورائیہ ابن مکرم محمد نواز صاحب گورائیہ فیروز والا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ مارچ ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ چوہدری نذیر احمد صاحب آف چوگ پور ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے

○ محترمہ نوزیہ بٹ و ارشد ساہی صاحب حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۲ جنوری ۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام از راہ شفقت کاشف چوہدری عطا فرمایا ہے۔

احباب ان بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ ڈی پی آئی اے (کراچی) ۲۶ جنوری ۹۱ء کو بعارضہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ڈھلوں سیکرٹری امور عامہ محلہ دارالصدر غربی مورخہ ۳۱ مارچ ۹۱ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے آپ موصی تھے مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی بعد تدفین دعا بھی کرائی۔

○ ـــ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری اعظم علی صاحب مورخہ ۲۳ مارچ ۹۱ء بروز ہفتہ ۸۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ۲۴ مارچ کو آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

○ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کی بیگم محترمہ اقبال بیگم صاحبہ ۲۴ مارچ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں

احباب ان کے بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(بشریٰ وہاب صاحبہ بابت ترکہ عبدالوہاب صاحب)

○ محترمہ بشریٰ وہاب صاحبہ بیوہ مکرم عبدالوہاب صاحب سکنہ مکان نمبر ۴۴/۲ دارالرحمت شرقی (نزد بیت الحمد راجیکی) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں لہذا اُن کا حصہ پلاٹ نمبر ۴۴/۲ کا نصف (دس مرلہ) اُن کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے

۱۔ بشریٰ وہاب صاحبہ (بیوہ)
۲۔ زبیر گل خان صاحب (بیٹا)
۳۔ سمیرا وہاب صاحبہ (بیٹی)
۴۔ ماریہ کنول صاحبہ (بیٹی)

لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اطفال کے اعلانات

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ شعبہ اشاعت کی طرف سے گذشتہ سال مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کروایا گیا جس کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا تھا۔ "سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ الاول" اس مقالے کا نتیجہ پیش خدمت ہے۔

اول :۔ مجیب احمد فرخ حلقہ باغبانپورہ قیادت سلطان پورہ لاہور
دوم :۔ سیدہ مبارکہ احمد ولد سید سخاوت احمد عزیز آباد کراچی
سوم :۔ نعمان احمد ناصر النور سوسائٹی کراچی

ان اطفال کو جلد ہی انعامات ارسال کر دیئے جائیں گے۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

ہفتہ خدمت خلق

مجلس اطفال احمدیہ شعبہ خدمت خلق کی طرف سے ۵ تا ۱۲ اپریل ہفتہ خدمت خلق منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ:۔

- دوران ہفتہ اطفال کو لے کر ہسپتالوں میں مریضوں کی عیادت کے لئے جائیں۔
- بچوں میں جذبہ خدمت خلق ابھارنے کے لئے لیکچر کروائیں۔
- عیدالفطر کی مناسبت سے بچوں کی مدد سے غرباء میں تحائف تقسیم کریں۔
- ہفتہ کے آخر پر اپنے کاموں کی تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں

(سیکرٹری خدمت خلق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عطاء الرحمٰن

انسان کا دِل

انسان کا دل مہبط انوارِ الٰہیہ ہونے کے علاوہ چونکہ جسم کے مختلف حصّوں کو خون بھی سپلائی کرتا ہے اس سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے دل میں جو خاص خصوصیات رکھی ہیں وہ بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے انتہائی اہم اور دلچسپ ہیں۔ دل جسم کے ہر حصّہ کے ہر سیل "CELL" کو خون سپلائی کرتا ہے اس طرح سے انسانی جسم میں جو خون کا دریا رواں ہے اُس کی بڑی اور چھوٹی شریانوں CAPILLARIES اور ARTERIES کو ملا کر ساٹھ ہزار میل کی لمبائی بن جاتی ہے۔ یہ خون کا دریا اپنی رفتار اپنی نہ اپنے کنارے اور اپنی گہرائی وغیر کو خود کنٹرول کرتا ہے اور اسی طرح سے اپنے سیلاب کو بھی تقریباً پچیس ٹریلین خون "25 TRILLION" کے سرخ سیل (RED CELLS) اس میں ہر وقت تیرتے رہتے ہیں وہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ اگر اُن ہی سے پانچ سو سیلز کو اُوپر نیچے رکھیں تو اونچائی بمشکل تمام ۴۰ ,۰ انچ تک پہنچے گی۔ ہر سیل "CELL" کچھ حصّہ سرخ پروٹین اور باقی پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ سیل میں موجود پروٹین میں آکسیجن کو لے جانے کی بڑی خصوصیت ہوتی ہے۔ جسم میں خون ساٹھ سیکنڈ میں چکر لگا کر چوبیس گھنٹوں میں عام طور پر ۱۴۴۰ مرتبہ گردش مکمل کرتا ہے۔

دل میں سکڑنے کی آزادانہ INDEPENDENT خصوصیت ہے رحم مادر میں جب ابھی تک دل کا دماغ کے ساتھ کوئی کنکشن نہیں ہوتا اسوقت بھی وہ دھڑکنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے دل کے تبدیل کرنے یا اس میں BY PASS کرنے کے لئے کچھ TRANS PLANT کرتے وقت جب دل کی تمام NERVES کو کاٹ کر دماغ سے کنکشن ختم کر دیا جاتا ہے تو اُس وقت بھی دل کی حرکت THROBING دیکھی جاسکتی ہے۔ دل کے پٹھوں کا ایک ایک سیل خورد بین کے نیچے دھڑکتا دیکھا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی تازہ خون کی سپلائی جاری ہوے یہ تجربات و مشاہدات ثابت کرتے ہیں۔ کہ دل کی دھڑکن یا CONTRACTION اس کے اپنے پٹھوں سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اور بیرونی اثرات یا احکامات کا یہ پابند اس معاملہ میں نہیں ہوتا۔ دل کا ہر سیل ایک زندہ بیٹری کی مانند ہے دل کے سیل اپنے کام کے لئے بجلی ELECTRICITY خون میں موجود پوٹاشیم POTASSIUM اور سوڈیم SODIUM سے پیدا کرتے ہیں۔ چارج ہوئے سیل (CHARGED CELL) کو IONS کہتے ہیں

دل کے سیلز میں POTASSIUM - IONS کی بہت بڑی مقدار ہوتی ہے اور پانی والے حصہ میں SODIUM IONS ہوتے ہیں سیل کی جھلی CELL MEMBRANE مستقل طور پر SODIUM IONS کو باہر پمپ کرتی رہتی ہے یعنی۔ HEART MUSCLES سے سوڈیم باہر کی طرف زیادہ تیزی سے پمپ کی جاتی ہے بہ نسبت پوٹاشیم آئینز کے جو اندر کی طرف پمپ کئے جاتے ہیں اس طرح سے زیادہ POSITIVE CHARGE دل کے MUSCLES کے باہر اکٹھا ہو جاتا ہے جب یہ ایک خاص درجہ تک پہنچتا ہے تو پانی والا حصہ یک لخت مخالف طرف میں کام کرنا شروع کر دیتا ہے اور بہت سارے سوڈیم آئینز سیلز کی طرف RUSH کرتے ہیں اس فوری تبدیلی کے نتیجہ میں الیکٹرک چارج پیدا ہوتا ہے اور دل کے پٹھے CONTRACTION یا سکڑنے کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔

ہمارے بستر میں لیٹنے کی حالت میں جتنی آکسیجن جلتی ہے کھڑے ہو کر چلنے کی حالت میں دگنی ہو جاتی ہے اور ورزش یا تیرتے وقت یہ مقدار آٹھ سے بارہ گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ خون دوران غذا معدہ کی طرف زیادہ جاتا ہے اور ورزش اور تیرنے کے دوران پھیپھڑوں کی طرف زیادہ جاتا ہے اور مطالعہ کے دوران دماغ کی طرف زیادہ جاتا ہے۔

دل اور خون سے جانے والی شریانیں صرف خون لے جانے کا کام ہی نہیں کرتیں۔ بلکہ ضرورت کے مطابق آہستہ روی یا تیز روی سے خون پہنچانے کا کام کرتی ہیں۔ انسان سو رہا ہو یا جاگ رہا ہو کسی صدمہ کے نتیجہ میں یا دوائیوں کے اثر سے بے ہوش ہو جاوے دل اور شریانیں اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور خون کی سپلائی جاری رہتی ہے۔

یہ چند حقائق جو دل کے کام کے سلسلہ میں بیان کئے ہیں یہ بھی دل ہی کی اہمیت ثابت کرتے ہیں۔ آئندہ سائنس جب ترقی کرے گی تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کی مزید تصدیق ہو جاوے گی کہ "آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں کے اندر ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں"۔ اور بصیرت کا تعلق زیادہ تر دل سے ہی ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق دیوے کہ مزید حقائق ثابت کئے جاسکیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل ۲۷۹۵۷ میں اکرام اللہ بھٹی ولد برکت علی بھٹی قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ $\frac{12}{90}$ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اکرام اللہ بھٹی ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر ۲۵۷۲۹

مسل ۲۷۹۵۸ میں عبدالحمید وڑائچ ولد چوہدری عبدالقدوس صاحب قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹/۵ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالحمید وڑائچ ۲۹/۵ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری نصیر احمد وصیت نمبر ۲۵۱۸۸ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری احمد علی وصیت نمبر ۱۷۳۵۰۔

بقیہ: صا سے آگے

ایک شخص ایک ہنر اور پیشہ اس لئے سیکھتا ہے کہ میں اس کی وجہ سے تکالیف سے بچ جاؤں گا لیکن کل اس پیشہ میں مرورِ زمانہ کی وجہ سے کوئی ایسا نقص پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ چلتا نہیں مثلاً پہلے زمانہ میں کپڑا بُننے کا ہنر سیکھا جاتا جو بہت عمدہ بھی تھا۔ لیکن اب مشینوں کے نکل آنے کی وجہ سے وہ باطل ہو گیا ہے اور ہندوستان کے لاکھوں جولاہوں کا کام رُک گیا ہے کیوں؟ اس لئے کہ مشینوں کا مقابلہ جولاہے کہاں کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دیکھو طِب ایک ایسا پیشہ تھا جس کے بدلنے کا کسی کو خیال بھی نہ تھا مگر اب اس میں بھی نقص پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان میں یونانی طِب تھی جب اس سے بڑھ کر ڈاکٹری آگئی تو اب اسے کوئی پوچھتا بھی نہیں اور وہی طبیب جن کے دروازے پر ہاتھی جھوما کرتے تھے اب کھانے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں تو آج انسان کوئی تدبیر نکالتا ہے کل اس سے بڑھ کر تدبیر نکل کر پہلی کو بے کار کر دیتی ہے۔ یہی حال مصیبتوں اور تکلیفوں کا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹- مارچ ۱۹۱۵ء)

گذارش ہے کہ اگر آپ الفضل میں کوئی مضمون یا خط یا نوٹ اشاعت کے لئے ارسال کر رہے ہیں تو یہ تحریر صرف ورق کے ایک طرف لکھیئے اور کم از کم ایک طرف ایک ڈیڑھ انچ کا حاشیہ چھوڑیئے یہ بات صرف نئے لکھنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر لکھنے والے کے لئے ہے۔ اور امید ہے کہ ہمارے جملہ مضمون نگار اس کا خیال رکھیں گے۔

اگر مضمون کی تحریر نجی خط کی طرح شکستہ ہو تو اشاعت میں دیر بھی ہو سکتی ہے۔ اور چھپنے سے رہ بھی سکتا ہے۔

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلہ، انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی ایک تحریر

مکرم محمد سعید اختر صاحب نے فیصل آباد سے ہمیں انسانی حقوق کمیشن پاکستان کے سہ ماہی مجلے کی ایک انگریزی تحریر بھجوائی ہے ۔ اس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے ۔

"جماعت احمدیہ کی طرف سے شکایات"

نومبر ۱۹۹۰ء میں ربوہ میں جماعت احمدیہ کو اجتماع کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا۔ یہ انکار خاصے عجیب و غریب حالات میں تھا۔ جماعت کی طرف سے دو اجتماعات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک عورتوں کا اور خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا جو ۹ نومبر ۱۹۹۰ء کو ہونا تھا اور دوسرا انصار اللہ کا تھا جو ۱۶ نومبر ۱۹۹۰ء کو ہونا تھا ڈپٹی کمشنر جھنگ کو ان اجتماعات میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت کی درخواست ۱۷ اکتوبر کو دی گئی۔ ڈی۔ سی نے اسسٹنٹ کمشنر سے دونوں درخواستوں پر ان کی رائے مانگی موخر الذکر نے یہ درخواست ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کو بھیجی۔ جنہوں نے مقامی پولیس سے رائے طلب کی۔ پولیس نے کہا کہ چونکہ یہ اجتماعات چار دیواری میں ہو رہے ہیں اس لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت دینے میں کوئی امر مانع نہیں۔ چنانچہ ۳ نومبر ۱۹۹۰ء کو ڈپٹی کمشنر نے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی۔

تاہم ۸ نومبر کو سوا آٹھ بجے شام جبکہ ان اجتماعات میں شریک ہونے والے احباب ملک بھر سے آچکے تھے، ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی طرف سے جماعت کو یہ حکمنامہ بھجوایا گیا کہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے جاری کردہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت جو ۹ سے ۱۱ نومبر تک کے اجتماعات کے لئے دی گئی تھی، واپس لے لی گئی ہے منتظمین نے فیصلہ کیا کہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر ہی اجتماع منعقد کر لیا جائے ۹ نومبر کو دن کے بارہ بجے کے قریب جبکہ اجتماع شروع ہونے میں محض تین گھنٹے باقی رہ گئے تھے۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ایک اور نوٹس موصول ہوا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے لہذا ۹ سے ۱۱ نومبر تک منعقد ہونے والی ہر قسم کی تقاریب غیر قانونی ہوں گی۔

۱۶ سے ۱۸ نومبر کو منعقد ہونے والے اجتماع کی بھی اجازت دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی وجہ سے نہ دی گئی۔ ممانعت کا حکمنامہ ۱۴ نومبر کو موصول ہوا، یعنی اجتماع کے آغاز سے تین دن پہلے۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے مطابق اکتوبر سے دسمبر ۱۹۹۰ء تک جماعت احمدیہ کے مندرجہ ذیل اراکین کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

۱۔ مولانا اللہ یار ارشد خطیب مسجد احرار اسلام ربوہ کی شکایت پر صدر سیکرٹری اور بعض دیگر افراد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان ربوہ کے پولیس سٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا۔ ان افراد پر الزام عائد کیا گیا کہ انہوں نے بچوں کی ایک صنعتی نمائش کے داخلہ ٹکٹ پر کلمہ اور ایک قرآنی آیت شائع کی ہے۔ منتظمین نے کہا کہ انہوں نے محض ڈاک کی ایک یادگاری ٹکٹ شائع کی ہے جو سیرالیون کی حکومت نے صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے موقع پر شائع کی تھی۔

۲۔ حکومت پنجاب نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت پر دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت ایک مقدمہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۰ء کو ربوہ میں دائر کیا۔ یہ مقدمہ ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر روزنامہ الفضل ربوہ کے خلاف دائر کیا گیا۔ ان پر الزام عائد کیا گیا کہ انہوں نے "قادیانی مذہب کی تبلیغ و اشاعت" کی ہے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو "ٹھیس" پہنچائی ہے۔

۳۔ مولانا اللہ یار ارشد خطیب مسجد احرار اسلام ربوہ کی شکایت پر ۱۱ دسمبر ۱۹۹۰ء کو زیر دفعہ ۲۹۸ سی محمد صادق ندیم، بک بائنڈر ربوہ کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ ان پر ایک کتاب پبلک میں تقسیم کرنے کا الزام ہے۔ کتاب کا نام "سیرت مسیح موعود" ہے۔ صفائی کی طرف سے کہا گیا ہے کہ کسی شخص نے مسٹر ندیم کی دکان سے یہ کتاب خریدی ہے۔ جیل میں چند دن محبوس رہنے کے بعد ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

۴۔ مولانا خدا بخش خطیب جامعہ مسجد ربوہ سٹیشن کی شکایت پر ۱۲ دسمبر ۱۹۹۰ء کو ایک کیس زیر دفعہ ۲۹۸ سی عینک ساز عبد الشکور کے خلاف درج کیا گیا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنی دکان میں ایک کتاب "دافع البلاء" رکھی ہوئی تھی جس میں مبینہ طور پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا اور چند دنوں کے بعد ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

(سہ ماہی مجلہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان جلد ۲ شمارہ ۱ جنوری ۱۹۹۱ء صفحہ نمبر ۱۹)

خبریں

ملکی خبریں

○ بھارت اور پاکستان کے درمیان سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت جاری ہے چند معاہدوں پر دستخط ہونے کی توقع ہے

○ ضیاء دور میں جبری ریٹائر یا برطرف کئے گئے سرکاری افسروں کے کیسوں پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے اصولی طور پر منظوری دے دی ہے

○ سیکرٹری خارجہ پاکستان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ مذاکرات میں کشمیریوں پر بھارتی مظالم کا معاملہ اٹھائیں۔

○ سندھ سے ڈاکوؤں کا صفایا کرنے کے لئے گن شپ ہیلی کاپٹر استعمال کئے جائیں گے۔ پولیس کو یہ ہیلی کاپٹر مئی سے پہلے دے دیئے جائیں گے

○ سندھی لیڈر جی ایم سید نے کہا ہے کہ پاکستان میں ہمیشہ لاٹھی والوں کی حکومت رہی ہے۔ انہوں نے پانی کی تقسیم کے معاہدے کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا۔

غیر ملکی خبریں

○ کشمیری حریت پسندوں نے اپنی کارروائیوں میں بڑی شدت پیدا کر دی ہے اور مختلف حملوں میں سینکڑوں بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا ہے۔ انہوں نے سرینگر میں راکٹوں سے حملے کر کے فوجیوں کی زیر زمین پناہ گاہیں تباہ کر دیں۔ جھیل ڈل کے قریب چھاؤنی پر بھی فوجیوں پر حملہ کیا۔ حریت پسندوں نے اب اپنی سرگرمیوں کو منظم گوریلا جنگ کی شکل دے دی ہے۔

○ نیٹو کے ممالک نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عراق کی حکومت کردوں کو انتہائی سنگدلی سے کچل رہی ہے۔ عراق میں نسل کشی کی جا رہی ہے اسلئے یہ عراق کا داخلی معاملہ نہیں رہا۔ فرانسیسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کرد بحران صدام سے سرزد ہونے والے جرائم سے نمٹنے کا راستہ فراہم کر سکتا ہے۔

○ سلامتی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کردوں پر مظالم پر عراق کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲
کلاسیں صبح و شام   بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھیئے
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
داخلہ جاری ہے!
امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھرا کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷